نانوتوی کے خلاف تھانوی کی طرف سے گستاخی کا فتویٰ

از: میثم عباس قادری رضوی

دیوبندی مذہب کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''اگر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں پتھر سے پانی نکلتا تھا، تو محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوئے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ زمین پر رکھے ہوئے پتھر سے پانی کے چشمے کا بہنا اتنا عجیب نہیں جتنا گوشت وپوست سے پانی کا نکلنا عجیب ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جتنی ندیاں اور نالے ہیں، سب پہاڑوں اور پتھروں اور زمین ہی سے نکلتے ہیں۔ پر کسی کے گوشت و پوست سے کسی نے ایک قطرہ بھی نکلتا نہیں دیکھا۔ علاوہ بریں ایک پیالی پانی پر دستِ مبارک رکھ دینے سے انگشتانِ مبارک سے پانی کا نکلنا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دستِ مبارک منبع البرکات ہے اور یہ سب جسمِ مبارک کی کرامات ہے۔ اور سنگِ موسوی سے زمین پر رکھ دینے کے بعد پانی کا نکلنا اگر دلالت کرتا ہے تو اتنی ہی بات پر دلالت کرتا ہے کہ خداوندِ عالم بڑا قادِر ہے''

(مباحثہ شاہجہانپور، صفحہ ۲۹، مطبوعہ مطبع مجتبائی، دہلی۔ اشاعت: ۱۸۹۱ء۔ ایضاً صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴، مشمولہ مجموعہ رسائلِ قاسمیہ، جلد اوّل، مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ قاسمیہ، پاکستان)

اس اقتباس میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے کہا ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک اُنگلیوں سے پانی نکلا تھا، جو کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزہ سے بڑھ کر تھا۔ اس بات کو ذہن میں رکھ کر آگے بڑھیے۔

دیوبندی فرقہ کے حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''کبھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدح میں انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کی اہانت کی جاتی ہے، اس کی بالکل ایسی مثال ہے کہ ایک بھائی کی مدح اس طرح کی جائے کہ اس کے دوسرے بھائی کو اس کے سامنے گالیاں دی جائیں۔ کیا ایسی مدح سے کوئی شخص خوش ہوسکتا ہے جس میں اس کے دوسرے بھائی کو بُرا بھلا کہا جائے اور بھائی بھی کیسے، دو قالب و یک جان۔ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام آپس میں سب بھائی بھائی ہیں، ان میں ایسا اتفاق ہے کہ ہرگز دوسرے کی اہانت کو ایک گوارا نہیں کرسکتا اور انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کی یہ توہین کہیں تو تہذیب کے ساتھ ہوتی ہے، کہیں بدتہذیبی سے''

(البدائع، صفحہ ۹۴، مطبوعہ مکتبہ تالیفات اشرفیہ، تھانہ بھون)

اسی میں کچھ مزید آگے لکھا ہے:

''بعض لوگ تہذیب کے ساتھ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کی توہین کرتے ہیں اور اس میں عوام کی تو کیا شکایت کی جائے، خواص

تک مبتلا ہیں۔ گو میرے اس بیان سے بعض خشک علما ناخوش ہوں گے، مگر جو بات ناحق ہوگی اس کو تو بیان کیا ہی جائے گا۔ بعض واعظین و مصنّفین و مدرسین حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی فضیلت دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کے مقابلہ میں اس طرح سے ثابت کرتے ہیں کہ اس سے ان کی تنقیص لازم آجاتی ہے۔ گو اُن کی نیت تنقیص کی نہ ہو، مگر اس طرح مقابلہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی فضیلت بیان کرنا جس سے دوسرے انبیاء کی تنقیص کا وہم بھی ہو، جائز نہیں۔ اسی لیے میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ تہذیب کے ساتھ انبیاء کی توہین کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا معجزہ مشہور ہے کہ ان کے پتھر پر عصا مارنے سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے تھے۔ اب بعض مدرّسین اس کی کوشش کرتے ہیں کہ انبیاءِ سابقین کے ہر ہر معجزہ کے مقابلہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے معجزات کو ان سے افضل و اکمل ثابت کریں۔ چنانچہ اس معجزہ موسوی کے مقابلہ میں بھی یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ایک معجزہ بیان کرتے ہیں کہ اگر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے عصا مارنے سے پتھر سے چشمے جاری ہوگئے، تو ہمارے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُنگلیوں سے غزوہ حدیبیہ میں پانی جاری ہوگیا تھا، جس سے تمام لشکر سیراب ہوگیا۔ اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اس معجزہ کو معجزہ موسوی سے افضل ثابت کرنے کے لیے اس طرح تقریر کرتے ہیں کہ

پتھر سے پانی کا نکلنا کچھ زیادہ عجیب بات نہیں، کیونکہ بعض پتھروں سے چشمے نکلتے ہیں۔ مگر لحم وشحم سے پانی کا جاری ہوجانا یہ بہت عجیب ہے۔ اس تقریر سے ''مفضول'' اور ''افضل'' دونوں کی تنقیص لازم آتی ہے۔ ''مفضول'' کی تنقیص تو ظاہر ہے کہ اس تقریر میں موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے معجزہ کی وجہِ اعجاز کو کمزور کردیا گیا ہے کہ پتھر سے پانی کا نکلنا کچھ چنداں جائے تعجب نہیں، گویا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا معجزہ کوئی بڑا بھاری معجزہ نہ تھا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ. ایک ایسے معجزہ کو جسے حق سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی نے جا بجا امتنان و اظہارِ قدرت کے لیے بیان فرمایا ہے۔ اعجاز میں کمزور اور معمولی بتلانا کتنا بڑا غضب ہے۔ اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تنقیص اس سے اس طرح لازم آتی ہے کہ ان حضرات نے اس واقعہ کے معجزہ ہونے کو اس پر موقوف کیا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُنگلیوں سے پانی نکلتا تھا۔ حالانکہ اس کا کہیں ثبوت نہیں۔ احادیث سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک پیالہ میں پانی منگا کر اپنا دستِ مبارک اس میں رکھ دیا تو پانی اُبلنے لگا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُنگلیوں کے درمیان سے اُبلتا ہوا نظر آتا تھا، اس سے یہ کہاں معلوم ہوتا ہے کہ لحم وشحم سے پانی نکلتا تھا۔ بلکہ یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک رکھ دینے سے وہ پانی بڑھنے لگا اور جوش مارنے لگا اور اُنگلیوں کے درمیان سے اس کا اُبلنا نظر

آتا تھا۔ اب جن صاحب نے اس معجزہ کے اعجاز کو اس بات پر موقوف کیا کہ پانی لحم وشحم سے نکلا تھا، جس کا کچھ ثبوت نہیں، تو گویا در پردہ، وہ اس اعجاز کے معجزہ ہونے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ لحم وشحم سے تو پانی کا نکلنا ثابت ہی نہ ہوا''۔

(البدائع ،صفحہ ۹۵ تا ۹۷،مطبوعہ مکتبہ تالیفات اشرفیہ، تھانہ بھون)

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے پتھر سے پانی نکلنے والے معجزہ کو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے معجزہ سے کم تر کہہ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی توہین کی ہے، اور در پردہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے معجزہ کا بھی اِنکار کردیا ہے، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُنگلیوں سے پانی کا نکلنا ثابت نہیں ہے۔ عین ممکن ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب کا وہ اقتباس پڑھ کر یہ رَد لکھا ہو، اور اس سے مراد مولوی قاسم نانوتوی ہی ہو، کیونکہ اس اقتباس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں:

''بعض لوگ تہذیب کے ساتھ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کی توہین کرتے ہیں اور اس میں عوام کی تو کیا شکایت کی جائے، خواص تک مبتلا ہیں۔ گو میرے اس بیان سے بعض خشک علما ناخوش ہوں گے، مگر جو بات ناحق ہوگی اس کو تو بیان کیا ہی جائے گا۔ بعض واعظین و مصنّفین و مدرسین حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی فضیلت دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کے مقابلہ میں اس طرح سے ثابت کرتے ہیں کہ اس سے ان کی تنقیص لازم آجاتی ہے''۔

بہرحال ثابت ہوا کہ (دیوبندی مناظرین کے طرزِ استدلال کے مطابق) مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی، مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے فتویٰ کی رو سے گستاخ ہے۔

☆☆☆

حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نزدیک وہابی ''منکرِ شفاعت'' ہونے کے سبب گمراہ ہیں۔

حضرت مُلّا احمد جیون رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ''نور الانوار'' میں لکھتے ہیں:

''المنار'' اور ''نورالانوار'' میں ماتن وشارح نے احناف کا یہ موقف بیان کیا ہے کہ مجتہد اپنے اجتہاد میں دُرست بھی ہوتا ہے اور کبھی خطا بھی کرتا ہے۔ نیز موضعِ اختلاف میں ''حق'' ایک ہی ہوتا ہے، متعدد نہیں ہوتا۔ یعنی اختلافی مسائل میں دو الگ موقف رکھنے والے حق پر نہیں ہوسکتے۔ حق پر ایک ہی موقف ہوگا، یہ احناف کا موقف ہے۔ لیکن اس کے برخلاف معتزلہ کہتے ہیں کہ ہر مجتہد دُرستی پر ہوتا ہے، اور مواضع اختلاف میں ''حق'' متعدد ہوتا ہے۔ یعنی اختلافی مسائل میں الگ الگ موقف رکھنے والے سبھی مجتہد ''حق'' پر ہوتے ہیں۔ شارح نے معتزلہ کے اس موقف کو باطل قرار دیا ہے کہ ایک مجتہد ایک چیز کو ''حلال'' کہتا ہے اور دوسرا اسی کو ''حرام'' کہتا ہے۔ اب دونوں میں سے کسی ایک ہی کی رائے عنداللہ دُرست ہوگی۔

ایک ہی چیز عنداللہ ''حلال'' بھی ہو، اَور ''حرام'' بھی، ایسا نہیں ہوسکتا۔ پھر شارح نے وضاحت کی ہے کہ ہمارے اور معتزلہ کے درمیان یہ جو اختلاف ہے یہ فقہی امور کے بارے میں ہے، اعتقادی نہیں۔ یعنی فقہی مسائل میں مجتہدین کی خطا کے بارے میں ہمارا اَور معتزلہ کا مذکورہ بالا اختلاف ہے۔ یہ اعتقادی مسائل میں خطا کے بارے میں نہیں ہے، کیونکہ اعتقادی امور میں خطا کرنے والا یا تو کافر ہوگا جیسے یہود و نصاریٰ۔ یا گمراہ ہوگا جیسے روافض، خوارج اور معتزلہ وغیرہ۔ جب کہ اجتہادی فقہی امور میں اِختلاف بلکہ خطا، نہ کفر ہے اور نہ گمراہی۔ ''نور الانوار'' میں ہے:

''وهذا الاختلاف فى النقليات دون العقليات، أى فى الأحكام الفقهية دون العقائد الدينية. فإن المخطئ فيها كافر، كاليهود والنصارىٰ. أو مضلل، كالروافض والخوارج والمعتزلة ونحوهم''

(قَمَرُ الْاَقْمَارِ شرح نُوْرُ الْاَنوار، بحث خطاء المجتهد وصوابه، صفحہ ۲۵۶، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

اسی ''ونحوهم'' پر حاشیہ لگاتے ہوئے ''نُوْرُ الْاَنوار'' کے محشّی حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم لکھنوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں:

''قوله: ونحوهم، كالوهابى المنكر للشفاعة''

(قَمَرُ الْاَقْمَارِ شرح نُوْرُ الْاَنوار، بحث خطاء المجتهد وصوابه، صفحہ ۲۵۶، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً، صفحہ ۶۸۹، مطبوعہ المصباح، اُردو بازار، لاہور)

''شارح کا قول ''ونحوھم'' (وغیرہ): جیسے شفاعت کا منکر وہابی''۔

یعنی شارح نے گمراہوں کی مثال دیتے وقت روافض، خوارج اور معتزلہ کا ذکر کرنے کے بعد آگے جو اِجمالاً ''ونحوھم'' (''اور ان کے جیسے دوسرے'') کہا ہے، جس کا ترجمہ لفظ ''وغیرہ'' سے ہم نے کیا ہے۔ اس کی مثال میں محشّی حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم لکھنوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے منکرِ شفاعت ''وہابی'' کا ذکر کیا ہے کہ جیسے معتزلہ اَور روافض و خوارج گمراہ ہیں، اسی طرح شفاعت کے منکر وہابی بھی گمراہ ہیں۔ (میثم عباس قادری رضوی)

''بیماروں کو صحت ملی سرکار غوث پاک سے''

از: شہیر رضوی کھیروی، سیدواڑہ کھیری لکھیم پور

بیماروں کو صحت ملی سرکار غوث پاک سے
لاکھوں نے پائی زندگی سرکار غوث پاک سے

ایماں نے پائی تازگی سرکار غوث پاک سے
مذہب میں جان آ گئی سرکار غوث پاک سے

اک شاعری و نوکری اولاد ہی کا ذکر کیا
مجھ کو ملی ہے ہر خوشی سرکار غوث پاک سے

اعمال بد ہیں سب مرے پھر بھی یقین ہے مجھے
ہوگی لحد میں روشنی سرکار غوث پاک سے

احمد رضا کا واسطہ دے کر شہیر مانگ لے
در کی نبی کے حاضری سرکار غوث پاک سے

☆☆☆☆☆☆